مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیرومرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرتِ اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

رضا اور عافیت سب سے بڑی نعمت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

ایک صحابی سے اُن کے صاحبزادے نے یہ سوال کیا کہ میں دیکھتا ہوں آپ ہر دن یہ دُعا کرتے ہیں اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ [1] اے اللہ میرے بدن میں تو عافیت قائم رکھ، اے اللہ میرے کانوں میں عافیت قائم رکھ، اِلٰہی میری آنکھوں میں بھی عافیت قائم رکھ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، یہ گویا تین دُعائیں ہیں۔

صاحبزادے کا مقصد یہ تھا کہ معلوم کرلیں کہ یہ دُعا جو والد صاحب ہر روز تین دفعہ صبح اور تین دفعہ شام کو پڑھتے ہیں کس نے ذمہ لگائی ہے، خود بنائی ہے یا کوئی اور وجہ ہے ؟

صحابی نے جواب دیا کہ بیٹے، میں نے جنابِ رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اِن کلمات کے ساتھ دُعا کرتے ہوئے خود سُنا ہے اور میں پسند کرتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے طریق پر عمل کروں، گویا یہ جواب دیا کہ میرا مقصد اِس دُعا سے سوائے اِس کے کچھ نہیں کہ سرکارِ کائنات ﷺ کی اِطاعت کرنی مجھے بہت پسند ہے، یہ دُعائیں صرف سنتِ نبوی کے باعث کررہا ہوں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ صحابۂ کرامؓ ہر کام رضائے خدا کو مدنظر رکھ کر کرتے تھے اور اُنہیں یہ یقین تھا کہ نبی اکرم ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہونے سے ہمیں (رضائے اِلٰہی کی) یہ دولت حاصل ہوجائے گی۔

---

[1] مشکوٰۃ شریف کتاب الدعوات رقم الحدیث ۲۴۱۳

صحابہ کرامؓ کا سب سے بڑا مقصد رضائے اِلٰہی کا حصول تھا وہ اس کے لیے ہر وقت کوشاں رہتے قرآنِ حکیم میں ہے کہ صحابہ کرامؓ رکوع کرتے تھے، سجدہ کرتے تھے یہ سب کچھ اللہ کی رضا کے لیے ہی کرتے تھے ﴿ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا ﴾

حضور اکرم ﷺ کی اِس دُعا میں کانوں کو مقدم کیا گیا ہے، کانوں کی عافیت کی دُعا آنکھوں سے پہلے طلب کی گئی ہے یہ اِس لیے کہ کان آنکھ سے زیادہ کار آمد ہیں، اِنسان آنکھوں کی بہ نسبت کانوں سے زیادہ کام لیتا ہے کان سے آدمی سننے میں روشنی کا محتاج نہیں، اندھیرے میں بھی کان سے کام لیا جاسکتا ہے اِس کے ذریعہ سے سنا جاسکتا ہے، کان سے کام لینے کے لیے رُخ پھیرنا بھی ضروری نہیں رُخ پھیرے بغیر بات سُنی جاسکتی ہے بخلاف آنکھ کے کہ بغیر روشنی کے اِس سے کام نہیں لیا جاسکتا، روشنی نہ ہو تو آنکھ سے کوئی چیز نہیں دیکھ سکتے آنکھ سے کام لینے کے لیے اُس طرف رُخ پھیرنا بھی ضروری ہوتا ہے کیونکہ اِس کے بغیر دیکھا نہیں جاسکتا، ایک اِنسان آنکھوں کی بہ نسبت کانوں سے زیادہ معلومات حاصل کرسکتا ہے قرآنِ کریم میں بھی کانوں ہی کو مقدم فرمایا گیا ہے اِرشاد ہے ﴿اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ﴾ آنحضرت ﷺ کے یہ کلمات قرآنِ کریم کے عین مطابق ہیں قرآن میں بھی یہی ترتیب رکھی گئی ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اِیمان کے بعد عافیت سے بڑی چیز کوئی نہیں، آقائے نامدار ﷺ کا اِرشاد بالکل برحق ہے کسی کو ہر طرح کی راحتیں میسر ہوں مگر وہ بیمار ہو تو گویا کچھ بھی نہیں، عافیت نصیب نہ ہو تو دُنیا کے لذائذ و تمتعات سے آدمی کبھی بھی لطف اندوز نہیں ہوسکتا، زندگی بغیر عافیت کے سراسر مصیبت ہے اگر کسی اِنسان کو کچھ بھی میسر نہیں مگر عافیت کی دولت نصیب ہے تو وہ خوش قسمت ہے عافیت کا مطلب ہے بے فکری، پریشانیوں سے آزاد ہونا، دل کا مطمئن ہونا، غم و آلام سے پناہ میں رہنا۔

(بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۳۱ر جنوری ۱۹۶۹ء)